شکیل بدایونی کی نعتیہ شاعری میں لفظیات کا مطالعہ

ڈاکٹر نعیمہ بی بی
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو
بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد

Abstract:
Words are the expression of human thought. Human thought becomes meaningful when it is composed in words. Both words and writing are the means of written expression of their author. In Naat Rasool Maqbool (peace be upon him), love and devotion are expressed by the word itself. Shakeel Badauni is distinguished among the progressive poets. Five of his poetry collections were published. Five of his poetry collections were published, but his third poetry collection "Naghma Firdous" (1947) is based on Natia poetry. In which his fine diction come to the fore.
In his Naat, the words and phrases and the structure of the stanzas are very meaningful. Shakeel Badayoni has received grace from his contemporary poets. However, the dialectics of the Naat is unique from the contemporary poets. Because he has informed the word and meaning in Naat with new concepts keeping in mind the contemporary requirements. In imitation of the poetic tradition, the vocabulary found in them also has a new harmony. In this paper, a critical study of the Diction in Natia poetry of Shakeel Badayuni will be done.

Keywords:
رجحانات (Rohjanaat)، منظومات (Manzomaat)، جاذبیت (Jazbeyat)، معاصرین (Masreen)، مشقِ سخن (Mashq-e-Sokhan)، بے ساختگی (Baysakhtgi)، منفرد (Munfarid)۔

لفظ انسانی فکر کا اظہاریہ ہیں انسانی خیال جب لفظ میں متشکل ہوتا ہے تو با معنی بن جاتا ہے۔ لفظ اور بیان دونوں اپنے خالق کے تحریری اظہار کا ذریعہ ہیں نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں لفظ ہی سے محبت و عقیدت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ لفظیات سے مراد کسی بھی متن میں استعمال ہونے والے الفاظ کا متنوع استعمال ہے۔ اسی لیے اسلوب کے

تنوع میں لفظیات کا بڑا حصہ ہے۔لفظیات انگریزی (Diction) کے معنی الفاظ کا انتخاب اور صحیح استعمال، طرزِ تحریر اور طرزِ تقریر ہے۔(۱)

ادبی لسانیات میں ادبی فن پاروں کی زبان کو پرکھا جاتا ہے۔لفظیات ادبی لسانیات کی ذیلی شاخ ہے جس میں ادبی فن پاروں کی لفظیات کا جائزہ لیا جاتا ہے یعنی یہ تحقیق کی جاتی ہے کہ اس صنف نے زیادہ تر کون سے اور کیسے الفاظ استعمال کیے ہیں؟ مصنف نے کون سے نئے الفاظ و محاورات استعمال کیے ہیں؟اس نے الفاظ کی معنویت کو کیسے اجاگر کیا ہے۔منتخب ادبی اصطلاحات میں لفظیات کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:(۲)

> لفظیات کے مطالعے سے شاعر اور نثر نگار کے شعوری اور غیر شعوری رجحانات پر روشنی پڑتی ہے۔بعض لفظوں سے اس کی خاص رغبت،نفسیاتی کیفیات اور کشاکش کی غماز ہوسکتی ہے۔

شکیل بدایونی ترقی پسند شعرا میں ممتاز ہیں ان کے پانچ شعری مجموعے شائع ہوئے جن میں رعنائیاں(۱۹۴۴ء)، صنم و حرم(۱۹۴۶ء)، نغمۂ فردوس(۱۹۴۷ء)، رنگینیاں(۱۹۴۹)، شبستان(۱۹۵۰ء)شامل ہیں۔ان کا تیسرا شعری مجموعہ "نغمہ فردوس"(۱۹۴۷ء)نعتیہ شاعری پر مبنی ہے۔اس مجموعے میں شامل نعتیہ منظومات کے عنوانین میں:

۱۔بزمِ دل کی جلوہ سامانی ۲۔ادراک معرفت ۳۔نور وحدت ۴۔بشر کی عظمت ۵۔انسان کامل ۶۔ آرائش کون و مکاں ۷۔دامن التفات ۸۔راز و نیاز طالب و مطلوب ۹۔دست رحمت ۱۰۔پے نجات جہاں ۱۱۔ابدی عیش ۱۲۔ساز ترنم آفریں ۱۳۔دیوانہ خیر البشر ﷺ ۱۴۔فیض عام محمدؐ ۱۵۔معراج حیات جاوداں ۱۶۔موج مے کوثر ۱۷۔وجہ تخلیق جہاں ۱۸۔ تعمیر زندگی ۱۹۔ ترے دامن سے وابستگی ۲۰۔ انجمن ہوش ۲۱۔ صل علیٰ کی دھن ۲۲۔فرقت محمدؐ ۲۳۔رحمت کامل ۲۴۔امین پیام حق ۲۵۔اے ماہ مبیں اے ختم الرسلؐ ۲۶۔جمال حقیقت ۲۷۔مساوات آفریں مجلس ۲۸۔ مسجود ملائک ۲۹۔فروغ زندگی ۳۰۔ تفسیر حیات ۳۱۔حریم عرش کی رفعت ۳۲۔رندان مصطفیٰ ﷺ ۳۳۔صاحب قوسین ۳۴۔عطائے کبریا۳۵۔سرکارِ مدینہ ۳۶۔کملیؐ والے۔

یہ تمام عنوانین شکیل بدایونی کی منفرد لفظیات کو ظاہر کرتے ہیں۔چونکہ شکیل بدایونی عربی اور فارسی زبان جانتے تھے اس لیے وہ نعتیہ تراکیب سے بخوبی واقف تھے۔ یوں تو اس مجموعے میں حمد اور بہت سے اولیائے کرام کی تعریف میں نظمیں بھی ملتی ہیں لیکن زیادہ تعداد نعتوں کی ہے ان نعتوں کا اصل محرک حب رسولؐ ہے کہ بغیر اس کے دین کامل نہیں ہوتا۔ ان کی شاعری میں بے شمار الفاظ نبی پاکؐ کی شان میں ملتے ہیں مثلاً ان اشعار کی لفاظی دیکھیے:(۳)

مجھے پروا نہیں آلودۂ عصیاں اگر ہوں میں   یہ کیا کم ہے کہ فرد امت خیر البشر ہوں میں

شکیل بدایونی نے نعتیہ شاعری کا آغاز حضرت مولانا ضیا القادری بدایونی کے زیرِ سایہ کیا۔ جو اس عہد کے عظیم ترین نعت گو شاعروں میں شمار ہوتے تھے۔ شکیل بدایونی کے نعتیہ کلام میں احساس عظمت و پاسِ ادب بھی ملتا ہے۔ ان کی نعت میں سلامت روی و اعتدال بھی ملتا ہے۔ مثال کے طور پر:

کہاں ہم شکیل اور کہاں نعت گوئی   یہ سب کچھ ہے فیضِ دوامِ محمدؐ(۴)

پرساں گناہ گار کا محشر میں کون تھا   حاصل ہوئی اماں تہِ دامانِ مصطفیؐ(۵)

شکیل بدایونی کی نعت میں سوز و گداز، تڑپ اور نشتریت و جاذبیت ملتی ہے۔ ان کے ہاں عشق رسول ﷺ کا پاکیزہ اور صادق جذبہ ملتا ہے۔ وہ جو کچھ محسوس کرتے ہیں جو کچھ تصور کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ صحیح اور سچے اسلامی نظریات کی ترجمانی کرتے ہوئے سیدھے سادے الفاظ اور انداز بیان کا جامہ پہنا کر شعر میں ڈھالتے چلے جاتے ہیں ۔یہی اندازِ بیان، یہی احساسِ عظمت و پاسِ ادب، یہی سلامت روی و اعتدال ان کی کامیاب نعت گوئی کا راز ہے۔ چند شعر دیکھیے:

بنے اے کاش اس دم سازِ ہستی آخری ہچکی   فرشتے نغمۂ صّلِ علیٰ جب گنگناتے ہوں(۶)

رفعت حضورؐ کی حدِ امکاں سے ہے بلند   ہے اوجِ عرش تا حدِ پایانِ مصطفی ﷺ(۷)

ان اشعار میں ان کی عمدہ نعتیہ لفظیات سامنے آتی ہیں۔ ان کی نعت میں بحور الفاظ و تراکیب اور مصرعوں کی ساخت دل کش ہے شکیل بدایونی نے اپنے معاصر نعت گو شعرا سے فیض حاصل کیا ہے۔ تاہم ان کے ہاں نعت کا لب و لہجہ معاصرین سے منفرد ہے۔ اس لیے کہ انھوں نے عصری تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نعت میں لفظ اور معنی کو نئے مفاہیم سے آگاہ کیا ہے۔ شعری روایت کی تقلید میں ان کے ہاں جو لفاظی ملتی ہے وہ بھی نیا آہنگ رکھتی ہے:

کرمِ ساقیِ کوثرؐ جو بدستور رہے   چشمِ میکش میں خمارِ مےِ منصور رہے(۸)

جس کے امیں ازل سے تھے آدم و یوسف و مسیح   ہیں وہ تمام خوبیاں بدر کے تاجدار میں(۹)

شکیل بدایونی کی محبت و سرشاری میں ڈوبی ہوئی نعت روح عصر سے بیگانہ نہیں ان کی نظموں میں یہ بہت شدت سے نمایاں ہے بلکہ ان کی نعتیہ نظموں میں اس جانب بہت بلیغ اشارے ملتے ہیں:

غمِ ماضی ، غمِ فردا ، غمِ دنیا، غمِ عقبیٰ نگاہِ لطف ہے مجھ پر تو سب سے بے خبر ہوں میں(۱۰)

مری ہستی کی عظمت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی تمھاری خاکِ پا ہوں میں شہِ کون و مکاں تم ہو(۱۱)

حاضری اور حضوری کی تمنا اور کیفیات نعت کا بڑا موضوع ہیں۔ حب رسولؐ میں نعت گو شعرا کی سب سے بڑی خواہش روضہ رسولؐ پر حاضری کی تمنا ہے۔ یہ وہ تمنا ہے جس نے تخیل کی پرواز سے نعتیہ ادب میں نئی لفظیات کا اضافہ کیا ہے۔ شکیل بدایونی کے پاس بھی ہمیں یہی لفظیات ملتی ہیں روضہ اقدس پر حاضری مہجوروں کی معراج ہے ان لمحات کی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ بس ادب اور حضوری کی کیفیات نمایاں رہتی ہیں۔ شکیل بدایونی کی نعتیہ شاعری میں یہ موضوع پوری دلآویزی کے ساتھ بیان ہوا ہے:

کرکے نالہ ہجرِ طیبہ میں مجھے رسوا کیا اضطرابِ دردِ دل یہ ہاے تو نے کیا کیا (۱۲)

حضوری کا شرف حاصل ہے دربارِ رسالتؐ میں حریمِ ذات سے فی الواقعہ نزدیک تر ہوں میں (۱۳)

مدینے کی فضا ہے اور میں ہوں درِ خیر الوریٰؐ ہے اور میں ہوں (۱۴)

مری ہستی ہے اور خاکِ مدینہ جنوں کی انتہا ہے اور میں ہوں (۱۵)

مندرجہ بالا اشعار میں ہجر طیبہ، اضطراب درد دل، حریم ذات، فی الواقعہ، در خیر الوریٰؐ، جنوں کی انتہا جیسی تراکیب نے نعتیہ نظم میں بہت وسعت پیدا کی ہے۔ ان کی نعت پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ان کی مشق سخن نہیں بلکہ نبی پاکؐ کی عطا ہے۔ نعت گوئی حضورؐ کے اوصاف حمیدہ کا بیان ہے اس میں عقیدت کا جذبہ بھی شامل ہوتا ہے لیکن یہ جذبہ دکھاوے کا نہیں بلکہ شاعر کی نبیؐ سے محبت کا بے ساختہ اظہار ہے۔ شکیل بدایونی کہتے ہیں:

اے یادِ شہنشاہِ دو عالم ترے صدقے محفل کے لیے خلوتِ خاموش میں آجا(۱۶)

تو شفیع حشر ہے بالیقیں میں گناہ گار ہوں غم نہیں مجھے دے کے مژدۂ مغفرت مری ہر خطا کو چھپائے جا(۱۷)

اے صَلِّ علیٰ دل کی دنیا کچھ اور ہی پائی جاتی ہے سرکارِ دو عالمؐ کی صورت آنکھوں میں سمائی جاتی ہے(۱۸)

شکیل بدایونی کی نعت گوئی میں انھوں نے اپنا انداز بدلا ہے انھوں نے حضرت محمد ﷺ سے اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لیے اپنی منفرد لفظیات تراشی ہیں۔ بیان کی روانی، فکر کی تازگی، اظہار کی بے ساختگی، عقیدت کا سلیقہ، طلب کا قرینہ، لب ولہجے میں ادب شکیل کی نعت کو منفرد بناتے ہیں۔

حوالہ جات وحواشی:

۱۔انگلش اردو ڈکشنری (حصہ دوم)،(۱۹۹۰ء)، نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغ اردوزبان ، ص۱۳۵

۲۔ڈاکٹر سہیل احمد خان، محمد سلیم الرحمٰن،(۲۰۰۵ء)منتخب ادبی اصطلاحات،لاہور،شعبہ اردو ، ص۶۸

۳۔شکیل بدایونی،(۱۹۶۸ء)نغمۂ فردوس ،لکھنؤ، مکتبۂ دین وادب، ص۴۱

۴۔ایضاً، ص۴۴

۵۔ایضاً، ص۱۸

۶۔ایضاً، ص۱۵

۷۔ایضاً، ص۱۸

۸۔ایضاً، ص۳۸

۹۔ایضاً، ص۴۰

۱۰۔ایضاً، ص۴۰

۱۱۔ایضاً، ص۴۹

۱۲۔ایضاً، ص۳۴

۱۳۔ایضاً، ص۴۲

۱۴۔ایضاً، ص۷۹

۱۵۔ایضاً، ص۸۰

۱۶۔ایضاً، ص۵۳

۱۷۔ایضاً، ص۵۵

۱۸۔ایضاً، ص۶۲

❖ References:

1. *English Urdu Dictionary*(Part II), (1990), New Dehli, qoumi Council Baraye Froug-e-Urdu Zuban, P 135

2. Dr. Sohail Ahmad Khan, Muhammad Saleem-u-Rehman, (2005) *Muntakhib Adbi istlahat*, Lahore, Shobah Urdu, P 28
3. Shakeel bara yuni,(1968c) *Naghmah-e-Firdoos*, Lakhnau, Maktabah Deen-o-Adab, P 41
4. Ibid, P 44
5. Ibid, P 18
6. Ibid, P 15
7. Ibid, P 18
8. Ibid, P 38
9. Ibid, P 40
10. Ibid, P 40
11. Ibid, P 49
12. Ibid, P 34
13. Ibid, P 42
14. Ibid, P 79
15. Ibid, P 80
16. Ibid, P 53
17. Ibid, P 55
18. Ibid, P 62